* **بلوچستان اسمبلی : قانون سازی میں مجالس ہائے قائمہ کا کردار بدستور کمزور**
* **موجودہ صوبائی اسمبلی میں کوئی بھی نجی قانونی مسودہ متعارف نہ کرایا گیا**

اسلام آباد ، یکم جنوری 2017 : پارلیمانی نظام میں مجالس کو قانون ساز اداروں کی آنکھ اور کان کا درجہ حاصل ہے ۔ مجالس کا اہم کام مختلف وزارتوں اور حکومت کی کارکردگی پر نظر رکھنا ہوتا ہے اور قانون ساز اداروں کا بہت سا کام صرف انہی کے ذریعے انجام دیا جاتا ہے۔ تاہم بلوچستان کی دسویں صوبائی اسمبلی میں مجالس ابھی تک موثر کردار ادا کرنے سے قاصر اور قانون سازی کے امور مجالس کی رائے حاصل کئے بغیر انجام دیئے جاتے ہیں ۔

بلوچستان کی دسویں(موجودہ ) صوبائی اسمبلی نے یکم جون 2013 سے 12 نومبر 2016 تک منعقدہ 35 اجلاسوں کے دوران مجموعی طور پر 60 سرکاری قانونی مسودات کی منظوری دی ۔ ان قانونی مسودات کا زیادہ تر محور گورننس ، پارلیمانی امور ، معیشت ، تعلیم اور انسانی حقوق جیسے موضوعات رہے ۔مذکورہ عرصے کے دوران مجموعی طور پر 64 سرکاری قانونی مسودات ایوان میں متعارف کرائے گئے ، جن میں سے 60 کو پانچ جماعتی حکومتی اتحاد نے بلا کسی رکاوٹ کے منظور کیا ۔ اس دوران حزب اختلاف یا حکومت کے کسی بھی رکن نے نجی اراکین کے قانونی مسودات میں دلچسپی لی نہ ہی کوئی نجی قانونی مسودہ ایوان میں متعارف کرایا گیا ۔

منظور کئے گئے 60 قانونی مسودات میں سے صرف 11 مسودات کو منظوری سے قبل مزید غورو خوض کیلئے مجالس ہائے قائمہ کو بھیجا گیا ۔ ان میں سے چار سرکاری قانونی مسودات گورننس کے مسائل جبکہ دو ، دو تعلیم اور انسانی حقوق جبکہ ایک ایک صحت ، معیشت اور سرکاری ملازمین سے متعلق تھے ۔

صوبائی ایوان کے قواعد و ضوابط ہائے کار کے ضابطہ 84 کے مطابق ایوان میں متعارف کرائے جانیوالے کسی بھی قانونی مسودے ( بشمول ایوان میں پیش کئے گئے آرڈیننس ) کو سپیکرکو متعلقہ مجلس ہائے قائمہ کے سپرد کرتے ہوئے سپیکر کی طرف سے مقرر کردہ وقت پر رپورٹ پیش کرنیکی ہدائت کرنی چاہئے ۔ تاہم زیر ِتبصرہ عرصے کے دوران 49 قانونی مسودات کی منظوری انہیں متعلقہ مجالس ہائے قائمہ( جیسا کہ ( مجلس قائمہ تعلیم ، گورننس ، معیشت ، پارلیمانی امور اور مجلس قائمہ انتخابات ) کے سپرد کئے بغیر دی گئی ۔

ایوان کے قواعد و ضوابط ہائے کار کے ضابطہ 128 کے مطابق ایوان جتنی جلد ممکن ہو 14 مجالس ہائے قائمہ کو منتخب کریگا اور یہ مجالس صوبائی حکومت کے کسی بھی محکمہ یا محکموں سے متعلقہ قانون سازی پر نظر رکھیں گی ۔ ضابطہ 136 کے تحت کسی بھی رکن کی طرف سے پیش کی گئی تحریک پرمتعلقہ مجلس قائمہ کو کوئی معاملہ سپرد کر سکتی ہے اور وہ مجلس قائمہ اس معاملے پر قانون سازی کی تجاویز پر غور کر سکتی ہے ۔

واضح رہے کہ سے پچھلی اسمبلی ( نویں صوبائی اسمبلی ) نے اپنی مدت 2008 تا 2013 کے دوران مجموعی طور پر 39 قانونی مسودات کی منظوری دی جبکہ موجودہ ایوان نے 36 ( 60 فیصد ) نئے قانونی مسودات جبکہ 24 ( 40 فیصد ) ترمیمی مسودات یعنی پہلے سے موجود قوانین میں ترامیم کی منظوری دی

منظور کئے گئے جن 11 قانونی مسودات کو منظوری سے قبل غورو خوض کیلئے مجالس ہائے قائمہ کے سپرد کیا گیا ، مجالس نے ان پر مقررہ مدت سے زیادہ وقت صرف کیا ۔ ہر ایک مجلس قائمہ نے سرکاری قانونی مسودے کی منظوری کیلئے 165 دن ( تقریبا 24 ہفتے صرف کئے ) ۔ ایک مجلس قائمہ نے اسکے پاس موجود قانونی مسودے بلوچستان چائلڈ پروٹیکشن بل 2015 کی منظوری پر سب سے زیادہ 532 دن صرف کئے جبکہ سب سے کم 37 دن بلوچستان گواہوں کے تحفظ کے بل 2015 کی منظوری کیلئے صرف کئے گئے ۔